اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

لاہور پاکستان

فی پرچہ ۱

۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۸ شہادت ۱۳۲۹ھش | ۸ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۸۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ اپریل ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ڈیڑھ ماہ لاہور قیام فرمانے کے بعد آج ربوہ تشریف لے گئی ہیں ۔ آپ بہت ہی کمزور ہوتی جا رہی ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔

— لاہور ۷ اپریل ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج صبح کچھ خراب ہو گئی تھی ۔ اس وقت ذرا بہتر ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ (نواب) مبارکہ بیگم

امریکہ اسرائیل کو اسلحہ نہیں دیگا ۔ برطانیہ کو بھی اپنے معاہدوں کا پاس ہے

لنڈن ۷ اپریل ۔ خبر آئی ہے کہ امریکہ نے اسرائیل کو جنگ کا بھاری سامان دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے مصر و عراق اور اردن و دیگر عرب ممالک کو اسلحہ مہیا کرنے کے باوجود اسرائیل کو حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ اس سے پہلے چند ہفتے ہوئے اطلاع ملی تھی کہ اسرائیلیوں نے برطانیہ سے بھی اسلحہ کی خرید کے سلسلہ میں سلسلہ جنبانی کی تھی ۔ اور یہودی پریس کے کہنے کے مطابق برطانیہ نے اس سپلائی پر اس وقت تک پابندی لگا دی تھی ۔ جب تک یہودی ریاست عربوں سے صلح نہیں کرتی ۔ آج برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ گو ہم نے شہری طیاروں اور صنعتی آتشگیر سامان کی پابندی ڈھیلی کر دی ہے ۔ تاہم اسرائیل کو کہہ دیا گیا ہے کہ فی الحال ہم ایسا سامان مہیا نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ اس سے ان معاہدوں کی خلاف ورزی ہوگی ۔ جو بعض عرب ممالک سے کئے گئے ہیں ۔ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کو معلوم ہے کہ اسرائیل کے پاس کافی اسلحہ موجود ہے ۔ اور اس کے اسلحہ حاصل کرنے کے اور بھی ذرائع ہیں (اسٹار)

مختصر ۔ لیکن ۔ اہم

کراچی ۷ اپریل ۔ آج دوسری کل پاکستان سائنس کانفرنس کے نمائندوں نے کراچی اور قرب و جوار کے بعض تاریخی اور سائنسی دلچسپی والے مقامات کا دورہ کیا نمائندوں نے والیا سیمنٹ فیکٹری ۔ ریڈیو کے اعلیٰ پاور کے ٹرانسمیٹر اور جزیرہ منوڑہ دیکھا ۔

— جنیوا ۷ اپریل ۔ اقوام متحدہ کی مشاورتی کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۱ مئی کو طرابلس میں ہوگا ۔ (اے ۔ پی ۔ سی)

— قاہرہ ۷ اپریل ۔ پورٹ سعید کی بندرگاہ کی گودیوں میں کام کرنے والے کارکنوں اور ۶۰۰ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے ۔ جس سے کام میں سخت تعطل پیدا ہو گیا ہے ۔ (اسٹار)

— بیروت ۷ اپریل ۔ پاکستانی تاجروں کا خیر سگالی کا تجارتی وفد جو مشرق وسطی کے ممالک کا دورہ کر رہا ہے ۔ وہ آج قاہرہ سے بیروت پہونچا ۔ ارکان وفد نے کل مصر ...

سندھ میں مہاجرین کی تعداد چھ لاکھ تک پہنچ چکی ہے ۔ آمد کی رفتار دو ہزار افراد روزانہ ہے

کراچی ۷ اپریل ۔ بھارت سے جو مہاجرین سندھ آ رہے ہیں ۔ ان کی بحالی کے لئے تفصیلی سکیم تیار کرنے کی غرض سے آج ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ۔ اسی طرح ایک اور کمیٹی سرحد پار تک کے کیمپوں میں حمل و نقل اور آب رسانی کی سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے مقرر کی گئی ہے ۔ اول الذکر کمیٹی کا قیام اس میٹنگ میں عمل میں آیا ۔ جو پاکستان کے وزیر مہاجرین نے اس سلسلے میں کراچی میں طلب کی تھی ۔ میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے آنریبل خواجہ شہاب الدین نے کہا بھارت سے آنے والے مہاجرین کی روزانہ اوسط ۲ ہزار فی یوم ہے ۔ اور کل تعداد ۶ لاکھ پہونچ چکی ہے ۔ آپ نے بتایا ان میں سے کافی کو سندھ کی زمینوں پر آباد کیا جا چکا ہے ۔ لیکن اب سندھ میں مزید گنجائش نہیں رہی ۔ آپ نے کہا اب نئے آنے والوں کی کثیر تعداد صناعوں اور دستکاروں کی ہے ۔ جو مختلف گھریلو صنعتوں کے فن اپنے ساتھ لائے ہیں ۔ آپ نے بتایا کہ کراچی میں چونکہ تعداد ۱۲ لاکھ تک اور حیدر آباد میں چار لاکھ تک پہونچ چکی ہے ۔ لہذا ان میں تو اب نئے لوگ بسائے نہیں جا سکتے ۔ البتہ سکھر ۔ روہڑی ۔ شکارپور اور جیکب آباد میں مزید ۳۰ ۔ ۴۰ ہزار کی گنجائش ہے ۔ آپ نے کہا ہمارے مہاجر بھائی ہم پر بار بن کر نہیں آئے ۔ بلکہ وہ اپنے ساتھ بہت سی کار آمد دستکاریاں لائے ہیں ۔ مہاجرین کی مالی کار پوریشن ان کی آبادی کی سکیمیں تیار کر رہی ہے ۔ آپ نے آخر میں غیر سرکاری کارکنوں اور عوام کے لیڈروں سے اس جدو جہد کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کی اپیل کی ۔ اس میٹنگ میں وزیر اعظم سندھ ۔ ارکان کابینہ سندھ سندھ مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی ۔ مرکزی مہاجرین کی مشاورتی کمیٹی کے ارکان اور چوہدری خلیق الزمان نے بھی شرکت کی ۔ آپ نے آخر میں دہلی کی وزراء اعظم کی بات چیت کے لئے دعا کی اور کہا خدا کرے کہ بھارت میں ایسے سازگار حالات پیدا ہو جائیں کہ وہاں کے باشندے اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور نہ ہوں ۔

— سکھر ۷ اپریل ۔ آج گاڑی کے ذریعہ مزید ۲۰۰ مہاجرین سکھر وارد ہوئے ۔ اس وقت تک سکھر پہنچنے والے مہاجرین کی تعداد ۱۸۰۰ تک پہونچ گئی ہے ۔

پنجاب میں زراعت و غیر زراعت پیشہ کی تفریق مٹا دی گئی

لاہور ۷ اپریل دستاف رپورٹر گورنر پنجاب کے مشیر مالیات آنریبل سید میر احمد شاہ نے آج ایک پریس کانفرنس میں قانون انتقال اراضی کے متعلق حکومت پنجاب کے حالیہ نوٹیفکیشن کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ اس نوٹیفکیشن کی رو سے زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تفریق عملاً ختم ہو جائیگی ۔ اگرچہ نوٹیفکیشن میں زراعت پیشہ کی تعیین کرتے ہوئے مالکان یا مزارعین کا علیحدہ ذکر کیا گیا ہے ۔ لیکن ساتھ ہی یہ صراحت بھی کر دی گئی ہے ۔ کہ وہ تمام لوگ جو پنجاب کے کسی بھی ضلع میں رہائش رکھتے ہوں زراعت پیشہ شمار ہوں گے ۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب زمین خریدنے کا موقعہ ہر ایک کو مل سکے گا ۔ — جنگلات کے سلسلے میں آنریبل مشیر مال نے بتایا کہ اب تک ۴۲ لاکھ نئے درخت لگائے جا چکے ہیں اور ابھی یہ مہم جاری ہے ۔ اس کے علاوہ حکومت نے خود درخت لگوانے کے لئے ایک لاکھ ایکڑ زمین خرید لی ہے ۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ غازی گھاٹ ڈیرہ اسماعیل خاں روڈ پر دیا سلائی بنانے والی لکڑی والے درخت موجود ہیں ۔ چنانچہ اس سلسلے میں

مصر میں کمیونزم کی روک تھام

قاہرہ ۷ اپریل ۔ کمیونزم کی روک تھام کے لئے حکومت مصر نے ایک علیحدہ شعبہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

آج ایک بیان میں وزیر داخلہ نے کہا یہ ادارہ دوسرے ملکوں کی پولیس اور بین الاقوامی اداروں سے تعلق رکھے گا ۔ تاکہ مصر میں اس خطرناک نظریئے کو پھیلنے سے روکا جا سکے ۔

فرقہ وارانہ فسادات نے ہندوستان کو دنیا کی نظروں میں گرا دیا ہے

نئی دہلی ۷ اپریل ۔ نئی دہلی میں وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعظم بھارت کی دونوں مملکتوں میں اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق بات چیت آج بھی جاری رہی (یہ ملاقات سہ پہر کو ہوئی اور ایک گھنٹہ تک جاری رہی) دونوں وزراء کے علاوہ سیکرٹریوں کی بھی ملاقات جاری رہی ۔ آج خان لیاقت سے ہندوستانی اخباروں کے نمائندوں نے بھی غیر رسمی ملاقات کی اس کے علاوہ مشرقی پنجاب کا ایک وفد بھی آپ سے ملا جس کے لیڈر مسٹر بھیم سین سچر تھے اور دیگر ارکان مسٹر کدار ناتھ سہگل اور حبیب الرحمن لدھیانوی تھے ۔ ابھی کہا نہیں جا سکتا کہ خان لیاقت پاکستان کس تاریخ تک واپس آسکیں گے ۔ (واضح رہے کہ صبح بی ۔ بی ۔ سی نے یہ خبر اڑائی تھی کہ آج دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات آخری ہوگی) آج پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس نے بھی ایک ریزولیوشن میں دونوں اکابر کی گفتگو کی کامیابی کی دعا مانگی اور امید ظاہر کی کہ کانفرنس اچھے نتائج پیش کریگی ۔ آج دہلی میں انڈین کانگرس کی مجلس عاملہ نے بھی ایک ریزولیوشن میں اس امر پر زور دیا ۔ ملک کے ہر مرد و عورت سے فرقہ وار مسئلے کے حل کے سلسلے میں تعاون کی اپیل کی گئی ۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو تباہی سے بچنا ناممکن ہوگا ۔ اور امید ظاہر کی کہ یہ گفتگو کامیاب ہوگی ۔ سوشلسٹ پارٹی کی سپیشل مجلس عاملہ نے بھی اسی قسم کی امید کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات نے ہندوستان کو دنیا کی نظروں میں

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو آپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس دلمن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کی ربوہ میں آمد

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ مغربی افریقہ ۵ کو ۸ بجے شام کی گاڑی میں لاہور سے ربوہ پہنچے۔ مکرم جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب وکیل التبشیر لاہور سے آپ کے ساتھ آئے تھے۔ ربوہ اسٹیشن پر اہالیان ربوہ کی بہت بڑی تعداد نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ جونہی گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی۔ اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ مولوی ابراہیم خلیل زندہ باد کے نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس قائمقام ناظر اعلیٰ و مکرم ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر بھی آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ گاڑی سے اترنے کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے سب اصحاب سے جو ایک لمبی قطار کی صورت میں کھڑے تھے۔ مصافحہ و معانقہ کیا۔ آپ کی صحت اچھی ہے اور آپ ہشاش بشاش دکھائی دیتے تھے۔ خاکسار شیخ محمد ابراہیم جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ۔

ہم پاکستان کیلئے ہر قربانی دیں گے

جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری کا اعلان

"کراچی ۳۱ مارچ۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کراچی اور پاکستان کے دوسرے مقامات پر جو اشتہارات ناظر دعوۃ و تبلیغ انجمن خدام احمد کی طرف سے نشر کئے گئے ہیں وہ جعلی ہیں اور سراسر جھوٹے۔ ہماری جماعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ ہم پر ناپاک اور جھوٹا الزام لگایا گیا ہے کہ ہم پاکستان کے قیام کو عارضی سمجھتے ہیں۔ ہمارا ہرگز ایسا کوئی عقیدہ نہیں ہے اور اکھنڈ ہندوستان کی تائید میں کوئی الہام حضرت امام جماعت احمدیہ کا نہیں ہے اور ہم احمدی پاکستان کے استحکام و بقا کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے سے انشاء اللہ دریغ نہ کریں گے اور یہی وہ تعلیم ہے جس کا اظہار بار بار ہمارے امام نے فرمایا۔

ہم اپنی حکومت سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کے ان اندرونی دشمنوں کا پتہ لگائے جو سرحد پار دشمن کے اشاروں پر ہمارے ملک کی پرامن فضا کو مکدر کر کے مسلمانوں میں خانہ جنگی کروانا چاہتے ہیں۔ اور ایسے غداروں کے خلاف مناسب کارروائی کرے تاکہ آئندہ اس قسم کے مکروہ افعال کا انسداد ہو۔"

(منقول از روزنامہ انجام کراچی مورخہ ۲ اپریل ۵۰ء)

احمد نگر میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

اپریل کی پہلی تین تاریخوں کو احمد نگر کے مقامی شیعہ احباب کے زیر انتظام ان کا جلسہ ہوتا رہا جس میں شیعہ علماء نے اپنے عقائد و مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے ان مسائل کو بھی چھوا جن سے جمہور مسلمانوں کو عموماً اور جماعت احمدیہ کو خصوصاً اختلاف ہے۔ شیعہ علماء نے اپنی تقاریر میں اصحاب ثلاثہ کی خلافت پر جو اعتراضات کئے۔ اور اسی طرح ختم نبوت کے متعلق اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان کے جواب اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے ان مسائل کی وضاحت کے لئے مقامی جماعت کے زیر اہتمام ۲-۳ اپریل کو روزانہ بعد نماز عشا بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں احمدی احباب کے علاوہ سنی اور شیعہ حضرات اور ان کے جلسہ پر آئے ہوئے مولوی صاحبان بھی شامل ہوئے۔

ہر دو اجلاس جن کی صدارت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہے۔ اور بہت مفید ثابت ہوئے۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے نہایت وضاحت اور شرح و بسط سے ان تمام اعتراضات کے جوابات دینے کے بعد جو شیعہ حضرات کی طرف سے اصحاب ثلاثہ کی خلافت کے متعلق تھے۔ جماعت احمدیہ کے مسلک کی وضاحت کی اور شیعہ صاحبان کی کتب سے بھی خلفاء راشدین کی عظمت اور فضیلت کو ثابت کیا۔

دوسرا موضوع جس کے متعلق شیعہ علماء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ ختم نبوت تھا۔ مکرم قاضی صاحب نے ختم نبوت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مسلک کو واضح کیا۔ اور شیعہ کتب سے ثابت کیا۔ کہ اب بھی نبوت کی ایک راہ ضرور کھلی ہے جو اتباع رسول ہے۔ اور یقیناً یہ راہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔

ہر دو جلسوں میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے قریباً دو دو گھنٹہ تک تقاریر کیں۔ اور اسی طرح مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے بھی صدارتی تقاریر میں شیعہ احباب کے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اور اختصار سے ان عقائد کا ذکر کیا۔ جن کے ماننے سے اسلام کے روشن چہرہ پر حرف آتا ہے۔

سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

دس ہزار ایک سو گیارہ روپیہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تحریک جدید کے سولھویں سال کا عطیہ

ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شامل ہے۔ اسے اس کی گذشتہ قربانی زبان حال سے تحریک کرتی ہے کہ وہ اپنے امام کے حضور آئندہ سال کا وعدہ اضافہ اور زیادتی کے ساتھ پیش کر دے اور چونکہ وہ برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہے اس لئے اسے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے وعدے کی ادائیگی بھی جلد سے جلد کر دے۔ تحریک جدید کے مجاہد کوشش کرتے ہیں کہ ان کا وعدہ ابتدائے سال میں ہی ادا ہو جائے اس کے لئے بعض وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرتے ہیں اور ایک حصہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی جدوجہد کرتا ہے تاکہ وہ سابقون الاولون میں بھی آ جائے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بیرونی ممالک میں جو مبلغ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور جو بیرونی ممالک میں جانے کے لئے مرکز میں تیاری کر رہے ہیں انکے اخراجات میں کوئی دقت نہ ہو۔ ان مبلغین کے سب اخراجات کی ذمہ واری قریباً ان مجاہدین پر ہے جن کا اب سولھواں سال جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضرورت کے پیش نظر سولھویں (۱۶) سال کا عطیہ جو دس ہزار ایک سو گیارہ روپیہ ہے تحریک جدید کو عطا فرما دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قابل تقلید نمونہ احباب کے پیش کر کے گذارش ہے کہ تحریک جدید کے مجاہدین حضور کی اقتداء میں کوشش کریں کہ ان کے وعدے اوّل تو اپریل میں ہی ادا ہو جائیں ورنہ ۳۱ مئی تک ضرور پورے کرنے کی آج ہی سے جدوجہد کریں۔ کیونکہ ۳۱ مئی تک کی تاریخ تحریک جدید کے اس سال کی ششماہی اوّل کی آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ تک وعدہ کا سو فیصدی پورا کرنا سابقون الاولون میں شامل ہونا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواست دعاء

احباب کو معلوم ہوگا کہ میر لائق علی کے حیدر آباد سے غائب ہونے پر انڈیا گورنمنٹ نے میرے محترم چچا نواب احمد نواز جنگ اور میرے بھائی دوست محمد صاحب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے۔ احباب ان کی جلد رہائی اور قبول احمدیت کی توفیق کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز یہ عرض ہے کہ میری پیاری والدہ صاحبہ (یعنی اہلیہ محترمہ قبلہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب) کی دونوں آنکھوں پر موتیا بند کا اثر ہے نیز میری بھانجی مبارکہ بیگم کے مرض کی شدت میں اضافہ ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ مکرمہ اور میری بھانجی کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

زینب حسن

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

مگر آنکھوں سے آنسو چھم چھم برس رہے ہوں!

آپ کہتے ہیں کہ آپ کے چار پیسوں سے کیا بن جائے گا۔ جو لوگ کچھ نہیں کرتے وہ یہی کہتے ہیں۔ نہ صرف دوسروں پر زبان طعن دراز کر سکتے ہیں۔ یہ کسی خاص شخص کا کام نہیں یہ ہر ایک کا کام ہے۔ میرا۔ اس کا اور آپ کا۔ باتیں کرنے والے کر رہے ہیں دیکھنے کے لئے آنکھیں چاہئیں یہ ضروری نہیں کہ کرنے والے مارکس۔ لینن اور سٹالین کا تتبع کریں یا ان کا تتبع کریں جو ان سے متاثر ہیں اور الحاد کو اسلام میں گھسیڑنا چاہتے ہیں؟

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۸ر مارچ ۵۰ء

اشتراکی توجیہات

پیشوایان مذاہب کا گناہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ملکیت زمین کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے رسول صلعم کا اسوۂ حسنہ۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طریق اور ائمہ حق کی توضیحات پیش کر دی ہیں۔ اور ان مغالطوں کی قلعی کھول دی ہے۔ جو اس زمانہ کے مصلحین ائمہ الحاد کی تقلید میں سادہ دل مسلمانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ مگر "آفاق" کے یہ مقالہ نگار الٹا ان پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ " ان کا کہنا ہے۔ کہ حکومت خدا کی مخلوق کی بہتری کے لئے زمینوں پر کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتی۔ گویا نہ رسول اللہ صلعم قانونی طور پر مجاز تھے۔ کہ کسی زمیندار کی ضرورت سے زائد زمین ملی مفاد کے لئے لیتے اور نہ خلفائے راشدین کو یہ حق تھا۔ العیاذ باللہ۔"

ذرا اس طرز گفتگو کو ملاحظہ فرمائیے۔ گویا جو کچھ قرآن کریم سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور توضیحات ائمہ حق سے ثابت کیا جاتا ہے۔ وہ ان مقالہ نگار کے خیال میں اسلامی حکومت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے حقوق اختیار کو مسلوب کرنے کے لئے ثابت کیا جاتا ہے۔ یعنی اسلامی حکومت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رض کے حقوق اختیار اس سے زیادہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے کلام۔ سنت رسول اللہ اور آثار صحابہ رضی سے ثابت ہوتے ہیں۔ ضرب المثل ہے۔ ماں سے زیادہ چاہے۔ پھپھا کٹنی کہلائے یعنی جو اپنی ماں سے بھی زیادہ محبت جتائے وہ کٹنی ہوتی ہے۔ جب قرآن کریم ہمارے پاس موجود ہے سنت رسول اللہ صلعم موجود ہے خلفائے راشدین رضی کا تعامل موجود ہے۔ اور ائمہ حق کی توجیہات موجود ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان میں کوئی بھی وہ طریق کار موجود نہیں۔ جو ائمہ الحاد کفر مارکس انجلیز۔ لینن اور سٹالین نے پیش کیا ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ جو اختیارات انہوں نے پرولتاری حکومت کو بخشے ہیں۔ جب تک ہم یہ نہ مانیں گے کہ اسلامی حکومت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کو بھی یہی اختیار حاصل ہیں اس وقت تک اسلام مکمل نہ ہوگا۔ کہاں کی اسلام فہمی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ ہم تم کو کتاب دیتے ہیں۔ اپنے فیصلے اس سے کرو۔ پھر ہم تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ دیتے ہیں۔ اور پھر ایسے لوگ پیدا کئے ہیں۔ جن پر ہم نے انعام کئے ہیں۔ تم ان کے راستہ پر چلنے کی کوشش کرو۔ اور ان کے راستوں پر چلنے کی دعائیں مانگو۔ لیکن جب پیشوایانِ مذاہب وہی قرآن۔ وہی اسوہ حسنہ وہی آثار وہی فیصلے پیش کرتے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے چلنے کا حکم دیا ہے۔ اور وہ فیصلے ائمہ کفر کے فیصلوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ مقالہ نگار صاحب چلا اٹھتے ہیں۔ کہ جو کچھ یہ پیشوایانِ مذہب کہتے ہیں۔ یہ تو ہیں

"تفسیر بالرائے کی شعبدہ بازیاں"

اور

"صرف بعض آیات کی یادرہوا تاویلات"

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ خلفائے راشدین رض کا تعامل اور ائمہ حق کے فیصلے پیش کرنا ان مقالہ نگار صاحب کی رائے عالیہ میں تفسیر بالرائے کی شعبدہ بازیاں اور آیات کی یادرہوا تاویلات ہیں۔ اور مارکس لینن اور سٹالین نے جو تفسیر کی ہے۔ وہ ہے قرآن کریم کی اصل تفسیر اور اصل قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کی نمائندگی نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کی صحیح نمائندگی تو اشتراکی ملحدین کی الکتاب کرتی ہے۔ کیونکہ قرآن میں تو لکھا ہے۔ کہ اپنی تمام کی تمام ملکیت نہ دے ڈالو۔ کہ بعد میں ملول ومجبور ہو کر بیٹھ جاؤ۔ (بنی اسرائیل) قرآن کریم تو کہتا ہے۔ کہ اپنی تمام ملکیت دے ڈالنے کا تو تم کو بھی اختیار نہیں۔ لیکن ملحدین زمانہ کی کتاب کہتی ہے۔ کہ ہر ایک سے اسکی ساری کی ساری ملکیت چھین لو۔ قرآن کریم تو کہتا ہے۔ کہ نحن نرزقھم وایاکم۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کو رزق دیتا ہے۔ مگر اشتراکیت کی الکتاب کہتی ہے۔ پرولتاریہ کی حکومت سب کو رزق دیتی ہے۔

اس لئے قرآن کریم سنت رسول اللہ صلعم خلفائے راشدین اور ائمہ حق کو پیش کرنا تو تفسیر بالرائے ہے۔ اور جو چیز نہ قرآن کریم میں ہے۔ نہ اسوہ رسول اللہ صلعم میں۔ نہ تعامل خلفائے راشدین رض میں نہ توضیحات علمائے حق میں۔ اصل چیز تو وہ ہے۔ اور وہ ملتی ہے ہمیں مارکس۔ لینن اور سٹالین کی الکتاب میں۔ اس لئے پیشوایان مذہب جو قرآن وحدیث پیش کرتے ہیں۔ اور ائمہ کفر کی الکتاب سے الہام لیتے ہی نہیں۔ وہ اسلام کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اسلام کو تو صرف وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی سنیں نہ حدیث کو مانیں نہ ائمہ حق کی توضیحات کی پروا کریں۔ اور اگر مانیں تو کمیونزم کے فیصلوں کو ائمہ کفر کے عقلی ڈھکوسلوں کو جن کو نہ وہ ابھی تک ایک چپہ بھر زمین میں زیر عمل لا سکے ہیں۔ اور نہ قیامت تک لا سکیں گے۔

ان مقالہ نگار صاحب کے خیال میں نعوذ باللہ نہ تو رسول کریم صلعم کو اور نہ خلفائے راشدین رض کو اسلامی حکومت کے اختیارات کا پتہ تھا۔ یہی تو وجہ ہے۔ کہ انہوں نے بڑی بڑی زمینداریاں قائم رکھیں۔ بلکہ خود لوگوں کو بڑی بڑی زمینداریاں دے ڈالیں۔ ان بیچاروں کو کیا علم تھا۔ کہ مارکس لینن اور سٹالین جیسے مفسرین پیدا ہونے والے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں ان کے فیصلے تفسیر بالرائے اور یادرہوا سمجھے جائیں گے۔ یہ مقالہ نگار فرماتے ہیں۔

"جب زمین کی ملکیت کا سوال سامنے آتا ہے اس وقت اس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ کیا کسی قلیل طبقہ کو حق ہے۔ کہ وہ ملک کی کثیر زمین کا ایسا مالک ہو۔ کہ معاشرہ کی زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔ اس بارے میں نہایت بے تکلفی سے کہا جاتا ہے۔ کہ زمینداروں کی اخلاقی حس کو بیدار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ خود رضاکارانہ طور پر "عفو" حکومت کے حوالے کر دیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جن کا کام تقاضائے حس کو زندہ رکھنا وہ خود اس سے عاری ہو گئے ہیں۔ اب نہ رسول اللہ صلعم ہیں اور نہ ان کے خلفائے راشدین رض اور نہ ان جیسے اعاظم رجال جن کی للہیت کے دلنشین نمونے سے مالدار اپنے مالوں کو اور زمیندار اپنی زمینوں کو ملت کے لئے وقف کر دیں۔ حکومت الہیہ ہمارے مذہبی لیڈروں کے نزدیک از روئے قرآن وحدیث "عفو" لے نہیں سکتی۔ متمول طبقہ خود کچھ بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے بغیر معاشی توازن ہو نہیں سکتا۔ معاشی توازن کے بغیر ملتِ امت وسطاً بن نہیں سکتی۔ اب ہو تو کیا ہو؟ اس کا تو صاف مطلب ہوا۔ کہ اسلامی نظام معیشت کبھی بھی بروئے کار نہیں آ سکتا۔"

(آفاق لاہور مورخہ ۲ر اپریل ۵۰ء)

سوال یہ ہے۔ کہ یہ سوال ملکیت زمین کے متعلق ہی کیوں پیدا ہوتا ہے۔ باقی چیزوں کے متعلق بھی کیوں نہ پیدا ہو اس لئے عام سوال یہ ہے۔ کہ کیا کوئی خاص طبقہ ایسی کوئی فائق قابلیت رکھ سکتا ہے۔ کہ وہ معاشرہ کی زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔ طبقہ کیا بلکہ کیا ایک شخص اپنی قابلیت کی زیادتی کی وجہ سے کسی حکومت کا صدر یا ڈکٹیٹر یا خلیفۃ اللہ بن سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ معاشرہ کی زندگی پر کون اثر ڈال سکتا ہے کیا سٹالین پرولتاریہ کے مفاد کے بہانہ سے ذاتی ناجائز انتفاع نہیں کر سکتا۔ عیاشیاں نہیں کر سکتا۔ اور کیا وہ فی الحقیقت ایک ادنیٰ مزدور اور ایک ادنیٰ سپاہی سے زیادہ پر آرام اور عیش وعشرت کی زندگی نہیں بسر کرتا پھر حکام کے طبقہ کے متعلق کیا خیال ہے؟ اگر بڑے زمیندار کو آپ اخلاق نہیں سکھا سکتے۔ تو حکام کے اخلاق سیکھنے کی کیا ضمانت ہے۔ خاص کر جبکہ تمام دوسری جبری طاقتیں بھی انہی کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ اب جبکہ ملکیت عام ہے۔ تو حکام کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ تو جب ملکیت بھی حکومت کی یعنی حکام کے باپ دادا کی ہو جائیگی۔ تو

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

در اصل بات یہ ہے۔ کہ دل تو اپنا اسلام سے منحرف ہے۔ اور الزام بڑے زمینداروں پر لگایا جاتا ہے۔ اسلام کا اصول "عفو" صرف زمینداروں کے لئے تو نہیں ہے۔ خود آپ کے لئے بھی ہے۔ اگر آج آپ ارادہ کر لیں۔ کہ آپ اس اصول پر عمل کریں گے۔ تو کل ہی تمام معاشرہ کی زندگی درست ہو سکتی ہے۔

اسلامی نظام معیشت اس لئے بروئے کار نہیں آتا۔ کہ خود آپ اس کے اصولوں پر چلنا نہیں چاہتے۔ جب ایک شخص زکوٰۃ تک بھی خود نہیں ادا کرتا۔ تو اس کا کیا حق ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے زمینداروں سے "عفو" دے دینے کی تمنا رکھے۔ پھر "عفو" میں قلیل وکثیر کا حساب نہیں ہوتا۔ جب معاشرہ کی زندگی تلخ ہے۔ تو جو آپ کے نزدیک قلیل ہے۔ وہ کثیر ہے۔ خرچ کے جائز حدود کیا ہیں۔ کیا وہ جو سٹالین خرچ کرتا ہے۔ یا وہ جو معمولی سپاہی خرچ کرتا ہے؟

دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے اپنا جائزہ لیجئے۔ یہ کسی خاص شخص کی طرف روئے سخن نہیں ہے۔ بلکہ ان سب کی طرف ہے۔ جو خود تو کوٹ پتلون ڈانٹے پھرتے ہیں۔ مگر ان کی لنگوٹی کو دیکھ کر آنسو بہانے لگتے ہیں۔ ان لوگوں کا وہی حال ہے۔ جو قیس عامری کے ایک شعر میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ

اے لیلیٰ تیری حالت اس قصاب کی طرح ہے
جو ہاتھ سے تو بکرے کی گردن پر چھری پھیر رہا ہو

(باقی صفحہ [illegible] پر)

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زندگی سے چند مفید سبق

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ لائل پور)

اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بڑی شان کے بزرگ گذرے ہیں۔ شیعہ حضرات اپنے دوازدہ اماموں میں سے آپ کو پانچواں امام مانتے ہیں اہل سنت و الجماعت بھی انہیں اولیاء اللہ عظام میں سے تصور کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ علم و فضل اور تقویٰ و طہارت میں آپ یگانۂ روزگار تھے۔ آپ اپنے دادا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے تین سال قبل مدینہ منورہ میں ۳ صفر ۵۷ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نام محمد بن علی الباقر (محمد باقر) تھا۔ کنیت آپ کی ابو جعفر تھی۔ اور القاب آپ کے الباقر۔ الشاکر اور الہادی تھے۔ تعلق باللہ میں آپ وحید العصر تھے۔ آپ کی بعض کرامات بھی مشہور ہیں۔ آپ کو کثرت سے رؤیا اور کشوف ہوتے تھے۔ اہل تشیع جو صحابہ رضی اللہ عنہم ثلاثہ کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے نہیں دیکھتے۔ ان کے آئمہ کرام میں یہ بات نہیں تھی۔ حضرات آئمہ کرام خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی دل سے تعظیم کرتے تھے۔ اور انہیں نہ صرف اپنا پیشوا اور مقتدا تصور فرماتے تھے۔ بلکہ اس پر فخر محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق شیعوں کی مسلمہ کتب میں لکھا ہے۔

عن عروۃ بن عبد اللہ قال سألت ابا جعفر محمد بن علی عن حلیۃ السیف فقال لا باس بہ وقد حلی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سیفہ فقلت تقول الصدیق قال فوثب وثبۃ واستقبل القبلۃ وقال نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولاً فی الدنیا ولا فی الآخرۃ۔

{ نور الابصار فی آل بیت النبی المختار صفحہ ۱۳۲ و کتاب الصفوۃ ابن جوزی و کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ }

ترجمہ: عروہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا تلوار کو زیور پہنانا ناجائز ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو مرصع کیا تھا۔ اس پر راوی کہتا ہے کہ میں نے متعجب ہو کر کہا۔ کہ کیا آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہیں۔ حضرت امام اس کی یہ بات سن کر کود پڑے اور قبلہ رو ہو کر فرمایا۔ ہاں آپ صدیق تھے۔ ہاں صدیق تھے۔ اور جو آپ کو صدیق نہ کہے۔ خدا دنیا اور آخرۃ دونوں میں اس کی بات کو سچا نہیں کرے گا۔

۲۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق شیعوں کے فرقہ امامیہ کا یہ نظریہ ہے۔ کہ آپ حضرت امام حسن عسکری یعنی گیارھویں امام کے فرزند ارجمند ہیں۔ جو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ۲۶۵ھ میں نو سال کی عمر میں سرداب میں غائب ہو گئے تھے۔ علامہ محمد بن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ میں دریائے فرات کے کنارے حلہ نامی ایک بستی میں گیا جس میں تمام کے تمام اثنا عشری شیعہ آباد ہیں۔ ان کے ہاں ایک مسجد ہے جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ حضرت امام محمد بن حسن عسکری اس مسجد میں داخل ہو کر غائب ہو گئے ہیں۔ روزانہ ایک سو آدمی ان میں سے مسلح ہو کر نکلتے ہیں۔ اور حضرت امام محمد بن عسکری (جو ان کے نزدیک امام مہدی ہیں) کے استقبال کے لئے ایک گھوڑا حاضر کر کے مسجد کے دروازے پر جا کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اے صاحب الزمان! دنیا میں فساد اور ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ اور یہ زمانہ آپ کے خروج کا ہے۔ آپ جلد ظہور فرمایئے۔ تا اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے حق اور باطل میں فرق کرے۔ اس طرح کی بعض اور روایات بھی شیعہ کتب میں مذکور ہیں۔ مگر یہاں تفصیل کا موقعہ نہیں۔ لیکن حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا نظریہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی بناء پر امام مہدی کے لئے ایسی نشانیاں قرار دیتے ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے پھر امام مہدی کی پہچان میں کوئی مشکل رہتی ہی نہیں ظاہر ہے کہ نام اور نسب میں تو بیسیوں اشتباہ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اہل تشیع ہی کا ایک گروہ محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کو امام مہدی قرار دیتا ہے اور ان تمام احادیث کو ان پر چسپاں کرتا ہے۔ جن کو فرقہ امامیہ کے لوگ محمد بن حسن عسکری پر چسپاں کرتے ہیں۔ پس سیدھی اور مستقیم راہ وہی ہے جس پر حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائم تھے آپ فرماتے ہیں۔

"ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوٰت والارض

{ سنن دار قطنی للحافظ علی بن عمر الدار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ و اکمال الدین للشیخ السعید ابو جعفر محمد بن علی القمی صفحہ ۳۶۵ }

ترجمہ: ہمارے امام مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں۔ اور یہ صداقت جب سے کہ دنیا بنی ہے اور کبھی کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ امام مہدی دعویٰ کرے گا۔ اور اس کی صداقت پر گواہی دینے کے لئے رمضان شریف میں چاند کو چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کو سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن میں گرہن لگے گا۔ چنانچہ یہ گرہن اس دنیا میں ۱۳۱۱ھ میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند دونوں کو لگا۔ اور اگلے سال یعنی ۱۳۱۲ھ میں دوسری دنیا یعنی امریکہ میں دونوں کو انہی تاریخوں میں لگا۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ثبوت مہیا فرما دیا۔ کہ امام مہدی دنیا میں موجود ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے۔ جس سے دنیا میں کسی کو مجال انکار نہیں۔ ہزاروں انسان دنیا میں اب بھی ایسے موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ان تاریخوں میں سورج اور چاند کو گرہن لگتے دیکھا۔ اور اس زمانہ کے اخبارات بھی اس پر شاہد ہیں۔

اب ہم امت مسلمہ سے عموماً اور شیعہ بھائیوں سے خصوصاً یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ آپ بتائیں کہ رمضان شریف کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں کے اندر سورج اور چاند کے گرہن کو دیکھ کر آپ نے کسی انسان کو امام مہدی مانا؟ ظاہر ہے کہ سوائے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اور کسی شخص نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ تمام امت میں سے آپ ہی نے دعویٰ کیا آپ کو ہی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اور آج چار دانگ عالم میں آپ ہی کی جماعت کے مبلغین اسلام کی اشاعت میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح مصروف نظر آتے ہیں پس اے شیعہ حضرات! ہم آپ کی خدمت میں نہایت ہی ہمدردی کے ساتھ اور از راہ خیر خواہی عرض کرتے ہیں۔ کہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مقابلہ میں آپ کی دوسری روایات ہرگز درخور اعتنا نہیں ہو سکتیں۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ امام مہدی کا بنی فاطمہ میں سے ہونا ضروری ہے۔ سو اس کے متعلق بھی ہم آپ کی خدمت میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ ہی کا فیصلہ پیش کر دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یقال لہ لن نصرنک لست من ولد فاطمۃ کما قال المشرکون لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم"

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۰)

کہ امام مہدی کو اس کے مخالف کہیں گے۔ کہ ہم نہیں مانتے کہ تو کون ہے۔ کیونکہ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے نہیں ہے۔ حضرت امام فرماتے ہیں۔ کہ ان کا یہ اعتراض نہ [illegible] ایسا ہی [illegible] جیسا کہ آنحضرت [illegible] وسلم پر مشرکین مکہ کی طرف [illegible] اب اپنی اپنی جگہ [illegible] کہ کیا آپ کے رستہ [illegible] حضرت مرزا [illegible] کو تسلیم کرنے میں [illegible] نزدیک نہیں [illegible] نزدیک حضور رضی [illegible] میں سے نہیں۔ آپ [illegible] آپ کی اس مشکل کو ایک اور طریق سے بھی حل کر دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک وہ تمام امتی اہل بیت میں سے ہیں جو حضور کے سچے متبع ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا۔ سلمان منا اھل البیت۔ کہ سلمان ہم میں سے یعنی ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ اب کیا آپ حضرت [illegible] کو [illegible] میں سے مانتے ہیں یا نہیں؟ حضرت مرزا صاحب بھی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی قوم میں سے ایک فرد ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سچے متبع اور عاشق۔ پس آپ کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شمار کرنے میں آپ کی راہ میں کونسی مشکل درپیش ہے۔

ایک اور طریق سے بھی آپ کی یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے کہ اہل بیت کو آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کی بھی ایک دادی خاندان سادات میں سے تھیں حضرت فرماتے ہیں

"یہ بات ہمارے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ سے تھی۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۔ نزول المسیح صفحہ ۴۸)

پس حق یہی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سچے امام مہدی ہیں۔ اگر آپ چاہیں۔ تو یہی راہ اختیار کر کے اس دنیا سے خالق کون و مکان کے حضور اپنا ایمان سلامت لے جا سکتے ہیں ورنہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ ایسا کوئی امام مہدی نہیں آ سکتا جس پر تمام مسلمانوں نہیں بلکہ تمام شیعوں کی مسلمہ روایات چسپاں ہو سکیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

چندہ حفاظتِ مرکز کے متعلق مخلصینِ جماعت سے بعض ضروری گذارشات

تمام بقایاداران کو چاہیئے کہ وہ حفاظتِ مرکز کا چندہ بہت جلد ادا کردیں!

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

از مکرم خانصاحب جناب فرزند علی صاحب سابق ناظر بیت المال

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ایک لمبی علالت کے بعد مجھ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ میں سلسلہ کی خدمت کروں اور اپنی ناچیز مساعی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعتی ترقی کے کاموں میں صرف کروں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میری صحت ابھی پوری طرح بحال نہیں .... اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس قدر افاقہ ہوچکا ہے کہ حضرت امیر المومنین .... بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم ذرہ نوازی قریباً ڈیڑھ ماہ سے چندہ حفاظتِ مرکز .... سپرد فرمادی ہے اور یہ کام میں نے شروع کردیا ہے۔ مگر ظاہر ہے .... ساعت تعاون اور ان کی مخلصانہ قربانیوں کے بغیر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ .... مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام دوستوں کو جہاں اس امر کی اطلاع دیتا ہوں .... فراہمی کا کام میرے سپرد کیا جاچکا ہے وہاں میں دوستوں سے پرزور درخواست .... چندہ کی اہمیت کو محسوس کریں اور جن دوستوں نے ابھی تک یہ چندہ ادا نہیں .... غفلت اور کوتاہی کا ازالہ کریں اور بہت جلد اپنے چندے مرکزِ سلسلہ میں روانہ .... جماعت کو معلوم ہے کہ جب تمام ہندوستان میں خانہ جنگی جاری تھی اور مسلمانوں .... وطن کے ہاتھوں نہایت بے دردی سے بہایا جارہا تھا اور ہمارا قادیان بھی .... خطرات میں گھرا ہوا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے .... سے مطالبہ فرمایا کہ وہ اپنی جائدادوں کا ایک فیصدی یا اپنی ایک ماہ کی آمد حفاظتِ .... پیش فرمائیں۔ اس پر جماعت نے انتہائی گرم جوشی کے ساتھ ساڑھے تیرہ لاکھ .... کئے۔ جن میں سے قریباً سات لاکھ روپیہ تو وصول ہوگیا مگر ساڑھے چھ لاکھ .... کے ذمہ واجب الادا ہے۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ .... ۱۹۴۸ء کے خطبہ میں بڑی وضاحت سے روشنی ڈال چکے ہیں اور یہ خطبہ نظارت بیت المال کی طرف سے تمام جماعتوں کو بھجوایا گیا تھا۔ حضور نے اس خطبہ میں فرمایا تھا کہ اگر ہم اس بوجھ کو نہ اٹھائیں گے تو جماعت کے لئے دنیا میں منہ دکھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں رہ جائے گی۔

پھر ۱۵ اپریل ۱۹۴۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوبارہ اس کی ادائیگی کی طرف مجلس مشاورت میں نمائندگانِ جماعت کو توجہ دلائی۔ حضور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں نے گذشتہ ایام میں نظارت بیت المال کو توجہ دلائی تھی کہ وہ مختلف اضلاع کی لسٹیں تیار کرکے میرے سامنے پیش کرے۔ تاکہ پتہ لگے کہ کون کونسی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے حفاظتِ مرکز کا چندہ نہیں دیا یا بہت ہی کم چندہ دیا ہے۔ ان لسٹوں کو دیکھنے سے میرے لئے یہ بات نہایت حیرت انگیز بلکہ آنکھیں کھولنے والی ثابت ہوئی کہ بعض اضلاع کی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس خطرناک مصیبت اور تباہی کی گھڑیوں میں جبکہ چھپن لاکھ آدمی مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب اور مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب گیا۔ جبکہ ایک لاکھ سے زیادہ احمدی اپنی جائدادیں چھوڑ کر آگیا۔ جبکہ قادیان کے محلوں میں خون بہہ رہا تھا۔ اور جبکہ ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اگر کوئی احمدی جاتا تو اسے گولی مار کر ہلاک کردیا جاتا تھا

صرف دس فیصدی وعدہ پورا کیا۔ نوے فیصدی بقایا ابھی ان کے ذمہ ہے۔ میں انہیں اس محبت اور چشم پوشی کو جو باپ کو اپنے بیٹے کے متعلق ہوتی ہے کتنا بھی پھیلا کر دیکھوں مجھے وہ لوگ احمدی نظر نہیں آتے .... اگر ان کے اندر ایک ذرہ بھر بھی قوم کی خدمت کا احساس ہوتا۔ اگر ان کے اندر ایک ذرہ بھر بھی جماعت کی محبت کا مادہ ہوتا بلکہ میں کہتا ہوں اگر احمدیت کے مرکز کی حفاظت کا انہیں اتنا بھی درد ہوتا جتنا چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتا ہے تو وہ اتنا بُرا نمونہ نہ دکھاتے .... حالانکہ جب وعدے لئے گئے تھے تو اس وقت لوگ اس طرح نعرے مار مار کر وعدے کرتے تھے کہ انہیں روکنا پڑتا تھا۔ بہرحال بعض لوگوں نے تو اپنے وعدے پورے کردیئے مگر کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ وہ اب یہ عذر کرتے ہیں کہ ہم مشرقی پنجاب سے لٹ لٹا کر اِس طرف آگئے ہیں۔ اب ہم اپنے وعدوں کو کس طرح پورا کریں۔ حالانکہ اس وعدہ کی میعاد صرف چھ ماہ یا سال تھی۔ جب ۱۹۴۷ء میں ہم مغربی پنجاب میں آئے تو اس وقت تک وعدہ کی میعاد میں سے ایک بہت بڑا وقت گذر چکا تھا۔ پھر ان وعدہ کرنے والوں میں کئی ایسے تھے جو پاکستان کے رہنے والے تھے ....

....

.... اِدھر ان کی قساوتِ قلبی کا یہ حال تھا اور اُدھر ان کی سنگدلی کا یہ حال ہے کہ قادیان کی عزت اور احترام اور سلسلہ کی عزت اور احترام کے لئے انہوں نے اپنی جائدادوں کا صرف ایک فیصدی دینے کا وعدہ کیا مگر اس وعدہ کو بھی انہوں نے اب تک پورا نہیں کیا۔ منہ سے کہتے جانا کہ ہماری جان اور مال حاضر ہے اور عمل ایسا ناقص پیش کرنا ہرگز کسی سچے مومن کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔"

حضور کے ان ارشادات کو پیش کرتے ہوئے میں تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں اور اپنی گذشتہ کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر بدی انسان کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ پیدا کردیتی ہے اور اگر اس نقطہ کو صاف نہ کیا جائے تو انسانی قدم نیکی کی طرف اٹھنے میں سست ہوجاتا ہے اور سیاہ نقطے اپنی تعداد میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دن انسان کا سارا دل تاریک ہوتا ہے اور ایمان کی روشنی اس میں بالکل معدوم ہوجاتی ہے۔ ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے اور گذشتہ خامیوں کا نہ صرف وعدہ پورا کرکے بلکہ وعدوں سے زائد قربانی کرکے ازالہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ہر قسم کی تاریکیوں سے بچائے اور ہمارے ایمان ہمیشہ مرتے دم تک سلامت رہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس تحریک پر بیداری کی روح کے ساتھ کام کریں گے اور اپنے عمل سے اپنی زندگی کا ثبوت دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں اور یہ صراحت کردی جائے کہ یہ رقوم "چندہ حفاظتِ مرکز" کے سلسلہ میں بھیجی جارہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دوستوں کو ہمت سے کام کرنے کی توفیق بخشے اور ان کے اندر وہ روح پیدا کرے جو ایک زندہ قوم کے اندر پائی جانی ضروری ہے۔

خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

ماہ فروری ۱۹۵۱ء کی مساعی کا خلاصہ

(۱)

ذیل میں ان مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا خلاصہ شعبہ وار پیش کیا جا رہا ہے۔ جن کی طرف سے رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئیں۔ جن مجالس کا ان میں ذکر نہیں ہے۔ ان کو بھی فکر کرنی چاہیئے اور اپنی رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ جب تک رپورٹ نہ موصول ہو۔ مرکز یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ یہ مجالس اپنے پروگرام میں غفلت سے کام لے رہی ہیں۔

رپورٹ میں اکثر مجالس کی طرف سے یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ بعض محتاجوں کی مدد کی گئی۔ بعض افراد کو تبلیغ کی گئی۔ بعض مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ یہ درست نہیں ہے۔ رپورٹ میں اصل کام ہوتا ہے۔ اس کی معین تعداد اور مقدار درج ہونی ضروری ہے۔ اس سے مرکز کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسی مجلس منظم ہو کر کام کر رہی ہے۔ اور کونسی مجلس توجہ نہیں دے رہی۔

اس لئے جملہ زعماء سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی رپورٹ مکمل اور معین ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ ماہ مارچ کی رپورٹ دس اپریل تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدمت خلق

کمالڈیرہ:- غرباء کی مدد کی گئی۔ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بعض مسافروں کو راستہ بتایا گیا۔

قلعہ صوبا سنگھ:- ۱۰ افراد کو کھانا کھلایا گیا

فضل عمر ہوسٹل:- ایک خادم بشیر احمد رفیق نے ایک مریض کو میو ہسپتال میں ۳۰۰ cc خون دیا ملیریا میں پیلوڈرین کی ٹکیاں تقسیم کی گئیں۔

ربوہ (بلاک ب) مسافروں کی مدد اور بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔

شاہدرہ:- قائد صاحب نے اپنی دوکان پر دوائیاں مفت تقسیم کیں۔

گجرات:- ایک غریب لڑکی اور ایک مسافر کی مدد کی گئی۔

رسول ہیڈ:- ایک نابینا کی مدد کی گئی اور غرباء کو مالی امداد دی گئی۔ خدام کی آپس میں ناراضگی کو دور کیا گیا۔

سیالکوٹ چھاؤنی۔ دو غریب اور دو بیماروں کی مدد کی گئی۔ ایک نمونیہ والی لڑکی کو رات کے وقت دوا لا کر دی۔ دو بوڑھے آدمیوں کی قمیض سی کر دی اور راہ گیروں کو راستہ بتایا۔

لائلپور:- ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رائے ونڈ تک کا کرایہ دیا گیا۔ اور ۴ اشخاص کو روٹی کھلائی گئی۔

چک ۹۹ شمالی:- ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا

کراچی۔ ۱۵ آدمیوں کو ملازمت دلائی گئی ایک نابینا اور بوڑھے کی مدد کی گئی۔ بیماروں کی تیمارداری کی۔ ۳ بیوہ عورتوں کو مالی امداد دی۔ چند غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور کپڑے دیئے گئے۔ کئی مسافروں کو راستہ دکھایا گیا۔ بعض کو رہائش کا انتظام کر کے دیا۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء بغرض سیر و سیاحت آئے۔ ان کی رہائش کا انتظام بھی کر دیا

چک ۲۲۳ ر ب کلیانپور:- دیہاتی مبلغین جب آئے تو ان کی اچھی طرح خدمت کی۔

ربوہ:- (حلقہ ا) ایک خادم نے رات کے دس بجے ایک رکن کو احمد نگر کے راستے سے اٹھا کر احمد نگر پہنچایا۔ بیرکوں میں آگ لگنے کے موقع پر خدام نے بڑی اچھی طرح کام سرانجام دیا دو مسافروں کی مدد کی۔

احمد نگر:- ۳۷ افراد کو ادویات مہیا کی گئیں

حافظ آباد۔ ایک مریضہ کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ مسافروں کو مالی امداد اور حاجتمندوں کی حاجت پوری کی گئی۔ ایک صاحب نے اپنی گرہ سے جماعت احمدیہ حافظ آباد کے لئے الفضل اخبار لگوا دیا۔ راہ گیروں کو راستہ بتلایا گیا۔ ایک بچے کو پانی سے نکالا گیا۔

ڈگ روڈ:- ۲ خدام نے ہسپتال جا کر ایک بیمار کی تیمارداری کی۔ ایک احمدی کو ملازمت دلائی گئی۔ غرباء کو کپڑے دیئے گئے ۱۰ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

چک چھور ۱۱۷:- دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا دو مسافروں کی شب باشی کا انتظام کیا گیا۔

راولپنڈی:- ایک احمدی بھائی کو دوائی مفت دی گئی۔ اور انجکشن مفت لگائے جا رہے ہیں ایک غیر احمدی دوست کو اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو امداد دی گئی۔ اور ان کے بچوں کو کپڑے سلا کر دیئے گئے۔ ایک شخص کے لئے کام مہیا کر کے اس کی بیکاری کو دور کیا گیا۔

محمود آباد جہلم ۵۰ مسافروں کو روٹی کھلائی بعض کی مالی امداد کی گئی۔

نیروبی (مشرقی افریقہ) ایک خادم نے ایک انگریز مسافر کی مدد کی۔ جس کی کار خراب ہو گئی تھی۔ راستہ سے نقصان دہ چیزیں دور کی جاتی ہیں۔ ایک خادم ایک افریقن کو ہر روز کھانا کھلاتے رہے۔ اور دو غیر احمدیوں کو روزانہ لفٹ دیتے رہے۔ ایک خادم نے اپنے پڑوسیوں کے درمیان صلح کرائی ایک غیر احمدی خاتون کو ٹیلیفون لگوانے میں مدد دی۔ ایک شخص کو ظالم کی مار سے بچایا۔

قادیان:- مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ غرباء کی مدد کی گئی۔ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ اور ناخواندہ احباب کو خطوط اور درخواستیں لکھ کر دیں۔ قرضہ حسنہ دیا گیا۔ اور ملازمت میں مدد کی گئی۔

گوجرانوالہ:- شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر مختلف جگہوں سے خدام کو تحریک جدید میں شامل کیا اور ان سے وعدے لئے گئے۔ چنانچہ ۲۷ نئے خدام شامل ہوئے ان کے وعدوں کی رقم ۴۰۵/- روپے ہے۔ اور کل خدام کے وعدے ۴۰۰/- حضور منظور فرما چکے ہیں۔ ایک رات خدام نے ۵۰۰ پوسٹر بعنوان "ہم پاکستان کی حمایت اسلئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے" دیواروں پر چسپاں کئے۔

سکھر:- ایک صاحب کی مدد کی۔

ملتان:- غرباء کی مالی امداد کی گئی۔ اور بعض کو کپڑے سلوا کر دیئے گئے۔ ایک نابینا کو کھانا کھلایا گیا۔ ۱ بے روزگاروں کو روزگار دلایا گیا۔ ۲ مہاجروں کی تیمارداری کی گئی۔ جھنگ کے ایک آدمی کی حسب مطلوبہ امداد کی گئی۔

خانیوال:- راستہ کو صاف کیا گیا۔ غریبوں کی امداد اور بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔

تعلیم

فضل عمر ہوسٹل:- قرآن مجید باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ نماز کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

ربوہ (بلاک ب) ایک تعلیمی کلاس چند دوکانداروں کی مقرر کی گئی۔ اور ایک خادم کو بطور استاد مقرر کیا گیا۔

شاہدرہ:- ناخواندگان کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہر ہفتہ نماز عشاء کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تعلیمی مضمون تقسیم کئے جاتے ہیں۔

منٹگمری۔ خدام کی دینی تعلیم جاری ہے

وزیر آباد:- خدام کو تقاریر کی مشق کرانے کے لئے دو اجلاس منعقد ہوئے۔

لائلپور۔ دیہاتی مبلغین سے تقاریر کروائی گئیں اور دینی کاموں کی طرف توجہ دلائی گئی

کراچی:- خدام تعلیم یافتہ ہیں۔ اکثر درس میں شامل ہوتے رہے اور تعلیمی کاموں میں حصہ لیتے ہیں

ربوہ (حلقہ ا) خدام کو دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا۔

احمد نگر:- حدیث شریف اور قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ خدام تقریر کی مشق بھی کرتے ہیں۔

علی پور:- ۵ فروری کو تحریک جدید ڈے منایا گیا۔ جس میں خدام نے نمایاں حصہ لیا۔

ڈرگ روڈ:- ایک خادم ہر روز قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ اور نماز باترجمہ سکھائی جاتی ہے

راولپنڈی:- ۲۹ جنوری کے امتحان میں ۱۹ افراد شامل ہوئے۔ اب ماہ مئی کے امتحان کی تیاری کی جا رہی ہے۔

چک چھور ۱۱۷:- احباب دینی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔ ہر روز قبل عشاء تذکرہ کا اور نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر کا درس ہوتا ہے

محمود آباد:- نوجوانوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان میں نصف کے قریب غیر احمدی احباب ہیں۔

سکھر:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔

جہلم:- ۷ خدام دعوت الامیر کے امتحان میں شامل ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد ہر روز درس ہوتا ہے۔

خانیوال۔ خدام کو نماز باترجمہ سکھلائی جاتی ہے۔ اور تلاوت بھی کروائی جاتی ہے۔

ملتان:- خدام نے ۶ کتب سلسلہ کی پڑھیں امتحان دعوۃ الامیر میں شمولیت کے لئے کہا گیا۔

تربیت و اصلاح

کمالڈیرہ:- نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے

قلعہ صوبا سنگھ:- ایک تربیتی اور اصلاحی لیکچر کیا گیا دو ہفتہ واری اجلاس منعقد کئے گئے۔

فضل عمر ہوسٹل:- نماز میں غیر حاضر رہنے والوں کو تنبیہہ کی گئی۔ اور ان کا ایک گروپ بنایا گیا۔ تاکہ ان کی نگرانی اچھی طرح سے کی جا سکے

ربوہ (بلاک ب) نماز باجماعت میں باقاعدگی کے ساتھ آنے کی تاکید کی گئی۔ تربیتی لیکچر دلوائے گئے۔ اور ہر جمعرات کو روزہ رکھنے کا پروگرام بنایا گیا۔ ذکر الٰہی کی عادت پیدا کی گئی۔ والدین کو ان کے بچوں کی تربیت کے لئے کہا گیا۔ وقت کی پابندی کی تاکید کی گئی۔

گجرات:- ۴ اجلاس منعقد کئے گئے جن میں بعض ضروری مسائل پر روشنی ڈالی گئی

منٹگمری:- ۲ اجلاس منعقد کئے گئے جن میں تفسیر کبیر سے ضروری مسائل سنائے گئے اور خدام کو کئی نصائح کی گئیں۔ بعد میں احادیث بھی سنائی گئیں۔ خدام کو سینما کی لعنت سے بچنے کی تلقین کی گئی۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کی جائے

بڈ وہلی :- ڈاکٹر نورالدین صاحب نے تحریک کے متعلق خدام کے سامنے تقریر کی بعد میں مولوی عبداللہ صاحب اعجاز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات سے مستفید فرمایا۔ ایک جلسہ یوم مصلح موعود کے دن منایا گیا۔

وزیر آباد :- ۱۲ اجلاس منعقد کئے گئے جس میں پروگرام کے مطابق خدام نے حصہ لیا

رسول :- خدام کو نماز باجماعت کی تلقین کی گئی

سیالکوٹ چھاؤنی :- کئی اشخاص کو نماز اور نماز باجماعت کی پرزور تلقین کی۔

چک ۹۹ شمالی :- خدام کو ہر جمعہ میں نماز کی تلقین کی جاتی رہی۔ اجلاس میں غیر حاضر رہنے والوں کو تنبیہ کی گئی۔

کراچی :- جلسوں میں تربیت پر زور دیا گیا خدام کو ان کے گھروں میں جاکر تلقین کی گئی کہ نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ خدام ہفتہ میں تہجد بھی پڑھتے ہیں۔

چک ۲۲۲ گ ب کلیانپور :- سستو وت کو نمازوں کے لئے تلقین کی گئی۔

ربوہ (حلقہ ا) ایک اجلاس میں خدام کو نصائح کی گئیں۔ ننگے سر پھرنے سے منع کیا گیا۔ اور نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ شیخ نور احمد صاحب کی شام میں "تبلیغ احمدیت" کے موضوع پر تقریر کروائی گئی۔

احمد نگر :- خدام اکثر تہجد بھی ادا کرتے ہیں ایک ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا۔

حافظ آباد :- خدام کو صبح بیدار کیا جاتا ہے اور صبح کی نماز میں حاضری لی جاتی ہے نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔

ڈنگ روڈ :- خدام کے گھر میں جاکر نمازوں میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا۔ نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا اوسط حاضری ۵ ہوتی رہی

چک چھور ۱۱۷ :- احباب کو نمازوں کی تلقین کی گئی اور نماز با ترجمہ سیکھنے کو کہا گیا۔

راولپنڈی :- جن خدام کی حاضری نمازوں میں کم تھی ان کو تنبیہ کی گئی۔ پہلے پارہ کے ۸ رکوع کا ترجمہ یاد کرنے کو کہا گیا۔ نماز کی حاضری کے لئے ایک رجسٹر بنایا گیا۔ تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ اس کے علاوہ ذکر حبیب بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

گوجرانوالہ :- چار ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں خدام نے تقاریر کیں۔ ۵ کو جلسہ تحریک جدید منایا گیا۔ جس میں سب نے شرکت کی۔ بعد میں امیر صاحب نے

فیس منی آرڈر و خرچ خط و کتابت مقامی چندوں سے ادا کریں!

تمام سیکرٹریان مال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ترسیل زر اور خط و کتابت کے اخراجات مرکزی چندوں سے وضع نہ کیا کریں۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی چندوں سے ادا کیا کریں۔ جس کے لئے وہ خاص شرح سے علاوہ مرکزی چندوں کے وصول کرنے کے مجاز ہیں

آئندہ ایسے سیکرٹریان مال سے بازپرس ہوگی۔ جو ایسے اخراجات مرکزی چندوں سے وضع کریں گے

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا

میرے ماموں شیخ محمد عبداللہ صاحب ڈسکہ بیمار ہیں۔ براہ مہربانی ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز میرے تین بھائیوں شمس الحق۔ فیض الرحمن۔ عبدالرب نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے

خاکسار نور الحق۔ دفتر ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ۔

خدام نوجوانوں کو نصائح کیں۔

سکھر :- کئی دوستوں کے گھروں میں جاکر نماز باجماعت کی تلقین کی۔ حلقے مقرر کئے اور انمیں ایک نگران مقرر کیا گیا

اجلاس جناب صاحب افسر مال بھالیہ ضلع گجرات به اختیارات کلکٹر

دی محمد علی پسران چنن قوم ترکھان سکنہ کوٹلی قاضی تحصیل بھالیہ ضلع گجرات

بنام

تارا چند ولد شام سنگھ۔ ارجن سنگھ ولد دیوی دتہ اقوام اروڑہ سکنہ کھتانوالی تحصیل بھالیہ

دعویٰ فک الرہن رقبہ کھتانوالے تحصیل بھالیہ ضلع گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے ہندوستان چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۴/۵/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۳۱/۳/۵۰

آج بتاریخ ۳۱/۳/۵۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت ...

(اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت خان صلاح الدین حنیف صاحب سینئر سب جج بہادر گوجرانوالہ

نمبر مقدمہ ۳۲ ۱۹۵۰ء

محمد الدین ولد پیرا قوم جٹ ساکن تینو الی تحصیل گوجرانوالہ

بنام

الیشر سنگھ وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی اراضی وقصہ بیلو

بنام

الیشر سنگھ۔ تیجا سنگھ۔ سندر سنگھ پسران بوڑ سنگھ عرف بوڑا مساۃ بال کور بیوہ رام دتہ سرریا ولد محکم۔ رتن سنگھ ولد سودا گر سنگھ۔ ملکار سنگھ ولد اوجاگر سنگھ۔ بہادر سنگھ ولد سدھا۔ الیشر سنگھ ولد اروڑ سنگھ۔ بسنت سنگھ ولد گوردت۔ سنگھ سوہن سنگھ ولد حکما۔ جمعیت سنگھ ولد شام سنگھ قوم جٹ ساکنان تینو الی تحصیل گوجرانوالہ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران ہندوستان جا چکے ہیں۔ ان کا صحیح پتہ معلوم ہونا مشکل ہے۔ اور ان پر معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتاریخ ۱۷/۴/۵۰ کو مقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہذا پیش ہوں گے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱/۴/۵۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت ......

اگر آپ کے اخبار کی قیمت ختم ہوگئی۔ اور قیمت اخبار دفتر میں نہ پہنچی۔ تو آپ کی خدمت میں اخبار نہیں بھجوایا جائے گا۔ (مینجر الفضل)

کلرکوں کی ضرورت!

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دو کلرک۔ ایک دفتری اور ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ جو دوست سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند ہوں۔ ان کے لئے نہایت ہی اچھا موقعہ ہے۔ تنخواہ حسب انجمن احمدیہ دی جائے گی۔ کلرک کے لئے ضروری ہے کہ میٹرک پاس ہو۔ اور دفتری کی آسامی کے لئے کم از کم پرائمری پاس ہونا لازمی ہے

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پاکستان نے اقتصادی تباہی کی پیشگوئیوں کو غلط ثابت کر دکھایا

پاکستان کی کامیابی پر الفرڈ واٹسن کا خراج تحسین

لندن ۷ اپریل۔ برطانیہ عظمیٰ اور مشرق نامی جریدہ کی موجودہ اشاعت میں شائع شدہ ایک مقالہ میں سر الفرڈ واٹسن نے پاکستان کی کامیابیوں پر پرزور خراج تحسین پیش کیا ہے اور اس کے مستقبل کے متعلق پراعتماد نظریہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "اقتصادی میدان میں پاکستان نے اقتصادی تباہی کی پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر دکھایا ہے۔ اس کے بجٹ متوازن ہیں اس کی کرنسی کی قیمت میں کمی نہیں ہوئی ہے اور اسکی غیر ملکی تجارت کافی بڑھی ہوئی ہے۔ جب کہ ہندوستان کے حالات اس سے کم تسلی بخش ہیں"۔

ان کا بیان ہے کہ بعض لوگ بڑے اعتماد طور پر یہ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں ہے۔ جب کراچی کا موجودہ خوشحال اور ترقی پذیر شہر برصغیر کی سب سے اہم بندرگاہ ہو جائیگا۔ اور بمبئی اور کلکتہ دونوں سے بازی لے جائیگا۔ اس نے پہلے ہی سے ایک ایسے دارالحکومت کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ جو اس ملک کے شایان شان ہے ــــ سر الفرڈ نے آخر میں تحریر کیا ہے کہ "پاکستان کی سرگرمیوں سے جو تصویر نظر کے سامنے آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اقتصادی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے اور صنعتی مسائل کو حقیقت پسندانہ طور پر حل کیا جا رہا ہے۔ اس کا منبع "نظر خود کفیل ہونا ہے۔ جو اسے ہندوستان سے خود مختار اور بے تعلق کر دے پاکستان نے دنیا کے ایک عظیم ترین اسلامی ملک کی حیثیت سے اکیلے ہی قائم رہنے کا عزم کر رکھا ہے"!

جریدہ مذکور نے اس مقالہ کے ساتھ ہی جریدہ کی لوح پر پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری کی تصویر شائع کی ہے جس کا عنوان اس نے "ترقی کا نشان" لگایا ہے (اسٹار)

شام کا فوجی طبی مشن

دمشق ۷ اپریل۔ جراحی کے مختلف شعبوں میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے لئے عنقریب ہی شام کا ایک فوجی طبی مشن یورپ جائیگا فوجی ڈاکٹروں کا پہلا گروہ وزارت دفاع اور مئی کو روانہ کرے گی۔ (اسٹار)

عرب ریاستوں پر امریکہ کا دباؤ

دمشق ۷ اپریل "البلاد" نے لکھا ہے کہ امریکہ عرب ریاستوں پر سفارتی دباؤ ڈال رہا ہے کہ جس کا مقصد مجلس تحفظ میں عرب ریاستوں کو نشست سے محروم کر کے یہ جگہ ترکی کو دینا ہے اخبار نے لکھا ہے کہ ترکی نے عرب ریاستوں سے درخواست کی ہے کہ وہ مصر کی خالی کی ہوئی جگہ کے لئے ترکی امیدواری کی حمایت کریں۔ کیونکہ ترکی خود کو بحیرہ روم کی ایک اسلامی مملکت تصور کرتا ہے۔ (اسٹار)

شام کو ترکی کی یادداشت

دمشق ۷ اپریل۔ حکومت ترکی نے شام کو ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جس میں ان سات ترکوں کی واپسی کی درخواست کی گئی ہے۔ جن کو لطاکیہ کے علاقے میں بلا اجازت نامہ کے لکڑی کاٹتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔

اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے اپنے جواب میں ان ترکوں کی واپسی پر اعتراض کیا ہے کیونکہ انہوں نے شام میں قانون توڑا ہے۔ اسلئے ان پر ایک شامی عدالت ہی میں مقدمہ چلنا چاہیئے (اسٹار)

شامی آئین کا مسودہ مکمل

دمشق ۷ اپریل۔ شام کے نئے آئین کے مسودہ کی تکمیل ہو گئی ہے۔ نئے آئین کی منظوری سے قبل اسمبلی میں عنقریب ہی اس پر بحث و تمحیص کی جائے گی۔ اس وجہ سے اس مسودہ کو چھاپ کر ممبروں میں تقسیم کی جائیگی (اسٹار)

عراق میں اڑن طشتری

بغداد ۷ اپریل عراقی وزارت داخلہ کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوک کے علاقے میں شماع کے دیہاتیوں نے ایک اڑن طشتری دیکھی ہے۔

اطلاعات کے مطابق دیہاتیوں نے ایک بڑی طشتری کو جو خوب روشن تھی کم بلندی پر نہایت تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتے دیکھا ہے (اسٹار)

دہلی کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا

راولپنڈی ۷ اپریل۔ اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نئی دہلی میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کل شام کو یہاں اکثر مساجد میں اس کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں (اسٹار)

اسرائیل بیت المقدس پر بین الاقوامی کنٹرول کا مخالف ہے

لنڈن ۷ اپریل۔ یہاں کے سرکاری یہودی حلقوں نے کہا ہے کہ جینیوا میں تولیتی کونسل کے بیت المقدس کا قانون تیار کر لینے سے بیت المقدس پر بین الاقوامی کنٹرول کی اسرائیلی مخالفت میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی ہے۔ اسرائیل ہٹ دھرمانہ طور پر یہ کہتا ہے کہ اس قانون کا نفاذ ناممکن ہے۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم بیت المقدس رقمطراز ہے کہ قانون میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کہ اسے کب نافذ ہو جانا چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب لیا گیا ہے کہ مجموعی طور پر کونسل بیت المقدس پر بین الاقوامی کنٹرول۔ کو عملی جامہ پہننے کے امکانات کے متعلق اب اتنا بھی اعتماد نہیں رکھتی ہے۔ جتنا کہ وہ ایک سال قبل رکھتی تھی۔

شہری رقبوں میں مکانوں کے کرایوں پر پابندی کے متعلق سرکاری اعلان

لاہور ۷ اپریل۔ شہری رقبوں میں مکانوں کے کرایوں پر پابندیوں کے متعلق پچھلے مہینے جو سرکاری اعلان جاری ہوا تھا۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ پنجاب میں شہری کرایوں پر پابندی کے ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء میں کرایوں کے ایکٹ مجریہ ۱۹۴۷ء کے تمام ضوابط شامل ہیں بجز اس امر کے کہ معیاری کرایے سے کرایا بڑھانے کی اجازت شامل نہیں۔ اس لئے کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ کرایوں پر پابندی کے ایکٹ مجریہ ۱۹۴۱ء میں "معیاری کرایہ" کی جو اصطلاح استعمال کی گئی تھی۔ وہ ۱۹۴۷ء یا ۱۹۴۹ء کے ایکٹوں میں موجود نہیں۔ ۱۹۴۷ء کے ایکٹ میں اس کی بجائے دو اصطلاحیں استعمال کی گئیں "بنیادی کرایہ" اور "مناسب کرایہ" بنیادی کرائے کا تعین کنٹرولر صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ اور وہ اس سلسلے میں متعلقہ آبادی میں کسی خاص مکان یا اس قسم اور وسعت کے اور مکانوں کے اس کرایے کو مدنظر رکھتے تھے۔ جو یکم جنوری ۱۹۳۹ء سے پہلے رائج تھا۔ نیز اگر وہ مکان مقامی میونسپل یا دیگر کمیٹی کے رجسٹر میں پراپرٹی ٹیکس کے لئے درج ہوتا تو اس تشخیص کو بھی مدنظر رکھا جاتا۔ مناسب کرایہ مقرر کرتے وقت صاحب کنٹرولر کو اختیار تھا۔ کہ وہ مکان کے حالات وغیرہ کے پیش نظر بنیادی کرائے میں کچھ اضافہ کر دے ۱۹۴۹ء کے ایکٹ میں صرف لفظ "مناسب کرایہ" استعمال کیا گیا ہے۔ اور بنیادی کرائے کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ اب مناسب کرایہ مقرر کرتے وقت کنٹرولر صاحب ان امور اور حالات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ جو ایکٹ ۱۹۴۷ء کے تحت بنیادی کرایہ مقرر کرتے وقت پیش نظر رکھی جاتی تھیں۔ گویا ایکٹ ۱۹۴۹ء کی رو سے ایکٹ ۱۹۴۷ء کے بنیادی کرائے سے زیادہ شرح پر مناسب کرایہ مقرر کرنے کا ضابطہ باقی نہیں رہا۔

سابقہ اعلان میں بتایا گیا تھا کہ ۱۹۳۹ء کے پہلے مہینے میں حاصل شدہ کرائے سے زیادہ کرایہ اب وصول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حسب ذیل لوازمات کے تابع ہے۔

(۱) ایکٹ ۱۹۴۹ء ان حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ جو ایکٹ ۱۹۴۷ء کے تحت حاصل ہو چکے ہوں ۱۹۴۷ء کے ایکٹ کی رو سے کنٹرولر صاحب کو اختیار حاصل تھا کہ وہ معیاری کرائے سے زیادہ شرح پر مناسب کرایہ مقرر کریں۔ جس کی تعریف ایکٹ ۱۹۴۷ء میں کی گئی ہے۔ جہاں مالکوں نے ایسے مناسب کرائے مقرر کرا لئے ہیں۔ اور کنٹرولر نے ایکٹ ۱۹۴۹ء کے تحت مناسب کرایہ معیار کے برابر مقرر نہیں کیا وہاں مالک ایکٹ ۱۹۴۷ء کی رو سے مقررشدہ زائد کرایہ وصول کرتے رہنے کے مجاز ہوں گے۔

(۲) اگر ایکٹ ۱۹۴۷ء کی رو سے مناسب کرایہ مقرر ہو چکا ہو۔ اور کرایہ دار نئی زائد شرح پر کرایہ ادا کرنا منظور کر چکا ہو۔ تو اب کرایہ دار معیاری کرایے سے زائد شرح کی ادائیگی سے انکار نہیں کر سکتا تاوقتیکہ کنٹرولر صاحب مناسب کرایہ معیاری کرائے کے برابر مقرر نہ کر دیں۔

ان تصریحات کا مطلب یہ ہوا کہ ایکٹ ۱۹۴۷ء کی رو سے مقررہ کرایے میں کمی منظور کرانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایکٹ ۱۹۴۹ء کے تحت مناسب کرایہ مقرر ہونے کے لئے کنٹرولر کو درخواست دی جائے۔

ــــ کراچی ۷ اپریل۔ آج پاکستان بھر میں عالمگیر یوم صحت منایا گیا۔ اور کے ایس احمد کی صدارت میں ایک کل پاکستان جغرافیکل سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ــــ المورہ ۷ اپریل۔ اگلے دن المورہ کے مقام پر ایک شخص کو پولیس نے فسادات کے سلسلے میں گرفتار کر لیا تھا۔ ۲۰۰ طلباء کے ایک گروہ نے اسے آج پولیس سے چھڑا لیا ہے۔

ــــ لنڈن ۷ اپریل۔ ملایا کے باغیوں کے کمانڈر عبدالعزیز نے بتایا کہ اس کا ولیسٹر لنگ کے معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیپٹن عبدالعزیز نے اپنے رفقاء کی تعداد ۱۵۰ بتائی ہے۔ مبصروں کے نزدیک یہ تعداد ۸۰۰ تک ہے۔ کیپٹن عبدالعزیز نے ویسٹرلنگ کے ساتھ انگلستان اور کولمبو میں تربیت حاصل کی تھی۔